جاپان کے دوسرے بڑے قومی اخبار کے جرنلسٹ کا حضور انور سے انٹرویو

پروگرام کے مطابق سوا پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کانفرنس روم میں تشریف لائے جہاں جاپان کے دوسرے سب سے بڑے قومی اخبار Asahi Shimbun کے جرنلسٹ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو لینے کے لئے پہلے سے موجود تھے۔ اس اخبار کے پڑھنے والوں کی تعداد دو کروڑ سے زائد ہے۔

❁......جرنلسٹ نے سوال کیا آپ کو خلیفہ بنے ہوئے دس سال ہوگئے ہیں۔ بڑی مصروف زندگی ہوگی؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا، ظاہر ہے بڑی مصروف زندگی ہے۔ دنیا کے دوصد سے زائد ممالک میں جماعت قائم ہے۔ سینکڑوں ہزاروں خطوط روزانہ موصول ہوتے ہیں۔ ان جماعتوں کے پروگرام ہیں۔ منصوبے ہیں اور انتظامی معاملات ہیں ان سب کو دیکھنے اور چلانے کے لئے ایک بڑی مصروف زندگی ہے۔

❁......جرنلسٹ کے اس سوال پر کہ آپ ایک سال میں، لندن میں، کتنے دن ہوتے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ تو دوروں پر منحصر ہے۔ اگر سال میں زیادہ دورے ہوں تو پھر لندن میں قیام کا عرصہ کم ہوجاتا ہے۔ ورنہ عام طور پر نو دس ماہ تو لندن میں گزرتے ہیں۔ اب امسال تو اس ایک دورہ میں ہی پونے دو ماہ گزر گئے ہیں۔

❁......جرنلسٹ نے سوال کیا کہ جب بھی آپ دورہ پر جاتے ہیں تو کیا میڈیا ٹیم آپ کے ساتھ جاتی ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا MTA کی ٹیم ساتھ ہوتی ہے۔ ہمارا یہ 24 گھنٹے کا چینل ہے۔ جماعت کا مزاج اور عادت بن چکی ہے کہ وہ ہر جمعہ کا خطبہ سنتے ہیں۔ پھر بعض اور فنکشن اور پروگرام بھی ہوتے ہیں جو Cover کرنے ہوتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا جہاں جماعتیں بڑی ہیں اور وہاں MTA کی فعال ٹیمیں ہیں تو ایسے ممالک میں ساتھ سفر کرنے والوں کی تعداد کم ہوتی ہے اور جہاں ایسا نہیں ہے تو وہاں زیادہ عملہ ہوتا ہے۔

❁......جرنلسٹ نے ایک سوال یہ کیا کہ 200 سے زائد ممالک میں آپ کے ماننے والے ہیں تو سیاسی یا اقتصادی لحاظ سے سب سے زیادہ مشکلات کا شکار کونسا علاقہ ہے۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا ہمارا سیاسی لحاظ سے تو کوئی تعلق نہیں ہے۔ ہم سیاسی جماعت نہیں ہیں۔ جہاں تک مذہب کے لحاظ سے تکالیف اور مشکلات کا تعلق ہے اور ہمارے خلاف پرسی کیوشن (Persecution) ہو رہی ہے تو پاکستان ایسا ملک ہے جہاں باقاعدہ قانون بنا کر ہماری مذہبی آزادی سلب کی گئی ہے۔ باقی جو مسلمان ممالک میں ہیں وہاں ہم آزادی سے تبلیغ نہیں کر سکتے اور اپنے عقائد کا اظہار نہیں کر سکتے۔ باقی احمدی ہر ملک میں، اس ملک کی اقتصادی حالت کے لحاظ سے مقابلتاً بہتر حالت میں ہی ہیں۔

❁......جرنلسٹ کے اس سوال پر کہ خلیفہ کی حیثیت سے آپ کا جاپان کی جماعت کے بارہ میں کیا تأثر ہے؟ حضور انور نے فرمایا جس طرح دنیا کی باقی جماعتیں ہیں اسی طرح جماعت جاپان بھی اخلاص و وفا میں آگے ہے۔ قربانی کرنے والی جماعت ہے، انہوں نے اپنا سینٹر خریدا ہے۔ خلافت سے وفا کا تعلق قائم ہے۔ جس طرح دنیا کی دوسری جماعتوں میں ہے۔

❁......ربوہ کے حوالہ سے جرنلسٹ نے سوال کیا کہ جب لوگ ربوہ سے باہر کے ملک میں آجاتے ہیں تو کیا دوبارہ وہاں جاسکتے ہیں؟ اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ ربوہ ہو یا پاکستان کا کوئی شہر ہو ہر جگہ تکلیف کا سامنا ہے۔ ربوہ میں بھی تکلیف اور مشکلات کا سامنا ہے۔ یہاں 95 فیصد آبادی احمدیوں کی ہے لیکن ایڈمنسٹریشن حکومت کی ہے اور یہ لوگ جماعت کے خلاف ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: بعض لوگ ایسے ہیں جو سخت حالات کی وجہ سے تکالیف برداشت نہیں کر سکتے وہ ربوہ سے یا ملک کے دوسرے شہروں سے باہر چلے جاتے ہیں اور دوسرے ممالک میں جا کر اسائلم کر لیتے ہیں اور جب ان کو ان ممالک کی شہریت مل جاتی ہے تو پھر موقع کی مناسبت سے چند دنوں کے لئے چلے جاتے ہیں لیکن وہاں جا کر رہتے نہیں کیونکہ وہ وہاں کے سخت مخالفانہ حالات کی وجہ سے ٹارگٹ ہوتے ہیں اس لئے کچھ عرصہ قیام کر کے واپس آجاتے ہیں۔

لیکن جو لوگ مشکلات اور تکالیف برداشت کر سکتے ہیں وہ وہاں ہی رہتے ہیں اور باہر نہیں آتے اور تکالیف برداشت کرتے ہوئے وہاں وقت گزار رہے ہیں۔

❁......ربوہ کی آبادی کے بارہ میں جرنلسٹ نے دریافت کیا۔ تو حضور انور نے فرمایا پچاس ہزار کے قریب ہوگی۔

❁......جرنلسٹ نے سوال کیا کہ ربوہ کے بارہ میں بتائیں کہ کیا جب وہاں یہ شہر آباد کیا گیا تو یہ ویران اور بے آباد جگہ تھی؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: خالی اور متروک جگہ تھی۔ حکومت نے اسے چھوڑا ہوا تھا۔ یہاں پانی نہیں ملتا تھا۔ جماعت کو مرکز تلاش کرنے کے لئے جگہ کی تلاش تھی۔ یہ جگہ دیکھی گئی تو پسند آئی۔ حضرت مصلح موعودؓ اس زمین پر پھر رہے تھے تو ایک موقع پر اللہ تعالیٰ نے الہاماً بتایا کہ یہاں پانی ہے۔ چنانچہ وہاں بور (Bore) کیا گیا اور میٹھا پانی نکل آیا۔ اس سے قبل مختلف جگہ بور کئے گئے تھے لیکن کچھ نہ نکلا تھا۔

حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو الہاماً بتایا تھا کہ یہاں پانی ہے۔ اس کے الفاظ اس طرح تھے۔

”جاتے ہوئے حضور کی تقدیر نے جناب
پاؤں کے نیچے سے میرے پانی بہا دیا۔“

(الفضل 18/اگست 1949ء صفحہ 5)

❁......جرنلسٹ نے حضور انور سے دریافت کیا کہ کیا آپ بھی ربوہ جاتے رہتے ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا جب سے اپنی موجودہ اس پوزیشن میں ہوں مَیں ربوہ جا نہیں سکتا۔ ہاں جب اس پوزیشن میں نہیں تھا تو میں ربوہ میں ہی رہتا تھا۔ بڑے سخت حالات میں رہتا تھا۔ مجھے وہاں رہنے کے دوران جیل بھی جانا پڑا۔ اب اس وجہ سے نہیں جا سکتا کہ وہاں قیام کر کے اپنے فرائض منصبی ادا نہیں کر سکتا۔ خطبہ جمعہ نہیں دے سکتا۔ خطاب نہیں کر سکتا اپنے عقائد اور مذہب پر عمل نہیں کر سکتا۔ کام نہیں کر سکتا اور جماعت کی رہنمائی نہیں کر سکتا۔ خلیفہ بت بن کر تو نہیں بیٹھ سکتا اس لئے جب سے اس پوزیشن میں ہوں گزشتہ دس سال سے ربوہ نہیں گیا۔

❁......جرنلسٹ نے سوال کیا کہ کیا ربوہ احمدیوں کے لئے مقدس جگہ ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا! جو مکہ کا مقام ہے وہ دنیا میں اور کسی جگہ کا نہیں ہے۔ مکہ میں خانہ کعبہ ہے۔ خدا تعالیٰ کا پہلا گھر ہے۔ جس کا قرآن کریم نے ذکر کیا ہے اور اس کا حج کیا جاتا ہے۔ اس لئے مکّہ ایک مقدس جگہ ہے اور اس کا مقام کسی بھی دوسری جگہ کو نہیں مل سکتا۔

اسی طرح مدینہ کا بھی اپنا ایک مقام ہے وہاں مسجد نبوی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مزار مبارک ہے اور یہ مقدس جگہیں ہیں۔

حضور انور نے فرمایا قادیان کی ایک اپنی اہمیت اس لئے ہے کہ وہاں مسیح موعود اور مہدی کا نزول ہوا۔ پھر 1947ء میں پارٹیشن کے بعد ہجرت ہوئی اور ربوہ مرکز بنا تو اس کی اپنی ایک یہ اہمیت ہے کہ یہ جماعت احمدیہ کا مرکز ہے۔ بس جہاں تک تقدس کا سوال ہے وہ مکّہ کا ہی ہے جو ربوہ کو نہ حاصل ہوا اور نہ کبھی حاصل ہوگا۔ مکّہ کا اپنا ہی مقام ہے اور مدینہ کا بھی اپنا ہی مقام ہے۔

❁......جرنلسٹ نے سوال کیا کہ ایسے لوگوں کی اکثریت ہوگی جو ربوہ کبھی نہیں گئے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا اس وقت خلیفۃ المسیح ربوہ میں موجود نہیں ہیں اس لئے لوگوں کی ربوہ جانے کی طرف زیادہ توجہ نہیں ہے بلکہ لندن آنے کی طرف زیادہ دلچسپی ہے کیونکہ خلیفہ وقت لندن میں موجود ہے۔ باقی لوگ قادیان اس لئے جاتے ہیں کہ وہاں حضرت اقدس مسیح موعود کے بعض مقدس مقامات ہیں اور آپ کا مزار مبارک بھی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: وہاں پاکستان میں مختلف شہروں میں آباد احمدیوں کو یہ دلچسپی ہوسکتی ہے کہ وہ ربوہ جائیں اور مختلف شہروں سے لوگ کثرت سے ربوہ جاتے بھی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا دنیا میں کروڑہا احمدی ایسے ہیں جو کبھی بھی ربوہ نہیں گئے۔ حضور انور نے فرمایا لندن میں رہنے کی وجہ یہ ہے کہ لندن کی حیثیت ایسی ہے کہ وہ ساری دنیا کا مرکز ہے جہاں سے دنیا کے بہت سے علاقوں میں آیا جایا جاسکتا ہے اور یہاں سے دنیا کے مختلف ممالک میں انتظامی امور کو کنٹرول کیا جا سکتا ہے اور مختلف ممالک سے وقت کا فرق بھی ایسا ہے کہ کہیں بھی رابطہ کرنے میں کوئی دشواری پیش نہیں آتی۔

حضور انو رنے فرمایا: اگر کبھی ضرورت ہوئی تو جاپان، انڈونیشیا اور آسٹریلیا بھی مرکز بن سکتا ہے۔

❁......حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جرنلسٹ سے دریافت فرمایا کہ اگر میں جاپان میں مرکز بنانا چاہوں تو کیا جاپان گورنمنٹ مجھے وہ تمام ضروریات اور سہولیات دے دے گی جو مجھے لندن میں مہیا ہیں۔

اس پر جرنلسٹ نے عرض کیا کہ یہ ہماری بڑی بدقسمتی ہے کہ ہم مذہب کے بارہ میں اس طرح کوئی احساس نہیں رکھتے بلکہ اپنی سیاست میں ہی گھرے ہوئے ہیں۔

❁......جرنلسٹ نے عرض کیا کہ حضور جاپان میں پہلی مسجد کے بارہ میں کچھ فرمائیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: کل یہاں ایک فنکشن ہے اس میں اظہار خیال کروں گا۔ مسجد ایک ایسی جگہ ہے جہاں خدا کی عبادت کی جاتی ہے اور خدا کی مخلوق کی بھلائی کے لئے پلاننگ کی جائے اور ایسے کاموں اور پروگراموں کی منصوبہ بندی کی جائے جن سے مخلوق خدا کا بھلا ہو اور ایسے کام جو انسان کو دکھ دینے والے ہیں اور نقصان پہنچانے والے ہیں ان کی نفی کرنے کی اور ان کو ختم کرنے کی پلاننگ کی جائے۔

❁......جرنلسٹ نے یہ سوال کیا کہ اگر پاکستان کی حکومت جماعت کو قبول کرتی ہے اور اس کا رویہ تبدیل ہوتا ہے تو کیا آپ واپس پاکستان چلے جائیں گے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: اگر حالات بالکل درست ہوجائیں تو یہ مرکز وہاں جا سکتا ہے اور یہ ہوسکتا ہے کہ خلیفۂ وقت کچھ عرصہ پاکستان میں رہے اور زیادہ عرصہ دوسرے ملک میں رہے جہاں سے ساری دنیا میں رابطہ اور تعلق آسان ہے۔ بہرحال پاکستان میں مرکز

قائم ہو جائے گا۔

❁......جرنلسٹ کے ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ میرے دو بچے ہیں۔ دونوں شادی شدہ ہیں۔ بیٹی کے آگے دو بچے ہیں ایک بیٹا اور بیٹی۔ اور بیٹے کے آگے ایک بیٹا ہے۔ یہ بچے بھی لندن میں ہیں اور اللہ کے فضل سے جماعت کی خدمت کر رہے ہیں۔ اہلیہ محترمہ بھی اس سفر میں ساتھ ہیں۔

❁......حضور انور نے جرنلسٹ سے دریافت فرمایا کہ ربوہ کے بارہ میں آپ نے بہت سے سوالات کئے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟

اس پر جرنلسٹ نے جواب دیا جو لوگ اپنے وطن سے دور ہو جاتے ہیں اور وہاں جانا ان کے لئے مشکل ہو جاتا ہے۔ میرے ان کے بارہ میں خاص جذبات ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: ربوہ پاکستان کے بنانے میں احمدیوں کا خون شامل ہے۔ ہمیں اس مٹی سے محبت ہے۔ ہم وہاں سے نکلے ہیں تو مجبوری سے نکلے ہیں۔ جو احمدی وہاں رہتے ہیں تو اس لئے رہتے ہیں کہ ان کو اس مٹی سے محبت ہے۔ وہ مشکلات کے باوجود قربانی کر کے رہتے ہیں۔

انٹرویو کا یہ پروگرام چھ بجے تک جاری رہا۔